Fikr-o-Nasar (Islamabad) 11:6 (1973)

علمی تحقیق کے لئے جدید سہولتیں

احمد خان

یہ سوال ہر ایک کے ذہن میں ابھرتا ہے کہ بعض ترقی یافتہ ممالک میں ریسرچ کی رفتار کیوں اتنی تیز ہے، تحقیقی کتابیں عمدہ، بہت زیادہ تعداد میں اور بہت جلد کیسے چھپ جاتی ہیں ۔ وہاں کے باشندے بھی ہماری طرح انسان ہیں مگر اس برابری کے باوجود وہاں تحقیق بہت ہی تیزی سے مکمل ہوتی ہے ۔ یہ اور اس قسم کے کئی اور سوالات ہمارے ذہنوں میں پیدا ہوتے ہیں ۔ ذیل میں انھیں سوالات کا جواب دینے کی ایک ادنیٰ سی کوشش کی جارہی ہے ۔

۱ ۔ اس ترقی اور تحقیقات میں تیزی کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ان امور کو معلوم کیا جائے جو تحقیق و تلاش کے لئے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں ۔ ان میں یہ لوگ کس قدر حصہ لیتے ہیں، خود ان کا اپنا کارنامہ کتنا ہے اور باقی وہ امور کونسے ہیں جو انھیں تحقیقات کی تکمیل میں امداد دیتے ہیں ۔

۲ ۔ میرے خیال میں تحقیق کے لئے یہ چیزیں بڑی اہمیت رکھتی ہیں :

(۱) تحقیق کرنے والے کی ذاتی قابلیت و اہلیت،

(ب) حکومت اور مختلف اداروں کی طرف سے ایسے لوگوں کی مناسب حوصلہ افزائی، اور

(ج) محققین کی ضروریات کی تکمیل کے لئے مناسب سہولتیں ۔

ان میں اول الذکر دونوں امور ایسے ہیں جن کو سردست اجمالی

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad.
http://iri.iiu.edu.pk/

طور پر ھی بیان کیا جائے گا مگر آخری بات کو میں پوری بسط و تفصیل کے ساتھ پیش کرنا چاھتا ھوں۔

۳ - جہاں تک محقق کی اپنی لیاقت واھلیت کا تعلق ھے اس سلسلہ میں اتنا کہہ دینا کافی ھے کہ وھاں کا نظام تعلیم سلجھا ھوا، حالات زمانہ کے مطابق اور مستقبل پر نگاھیں رکھنے والا ایک نظام ھوتا ھے۔ ایسے نظام سے ابھرنے والا شخص چاک و چوبند اور وسعت نظر کے ساتھ دقت مسائل سے بھی واقف ھوتا ھے۔ میں یہاں ان کے نظام تعلیم کی تفصیل میں نہیں جانا چاھتا تاھم یہ بات پوری طرح واضح ھے کہ تعلیمی ماحول، شرح خواندگی کی بلندی اور بقائے اصلح ایسے حوصلہ افزا امور ھیں جو ان حضرات کو تیزی کے ساتھ آگے بڑھا رھے ھیں ۔ ان ممالک کے محققین اپنی لیاقت بڑھانے اور زبانیں سیکھنے میں تو اپنی مثال آپ ھیں ۔ ان ترقی یافتہ ممالک میں تقریباً ھر محقق اپنی زبان کے علاوہ یورپین زبانوں میں سے اکثر کے ماھر اور ایشیائی زبانوں میں سے بھی اپنی دلچسپی کی وجہ سے کئی زبانوں سے واقف ھوتے ھیں ۔ان ممالک کی پڑھی لکھی خواتین تین تین چار چار زبانوں میں کام چلا سکتی ھیں ۔ ھر شخص اپنے ملک کے علاوہ ایک یا کئی بیرونی زبانوں کا حصول نہایت ضروری سمجھتا ھے ۔

۴ - حکومت کی طرف سے محققین کی مناسب حوصلہ افزائی ایک ایسی قوت موثرہ ھے جس کی بدولت لوگ ذھنی یکسوئی اور معاشی آسودگی کے علاوہ ماحول میں عزت و توقیر کے مستحق قرار پاتے ھیں ، جو انھیں مزید آگے بڑھنے اور کام کرنے میں ھمت پیدا کرتی ھے ۔

۵ - تحقیقات پر بڑے بڑے اداروں کے انعامات ، جو ان ممالک میں بہت ھیں ، ایسے لوگوں کو ایک دوسرے پر سبقت لے جانے پر مجبور کرتے رھتے ھیں ۔ اسی جوش مقابلہ میں ملکی سطح پر لوگ اسے عزت کا سوال بنا کر

بحیث المجموع قوم کو دعوت ھمت اور مقابلہ دیتے رھتے ھیں جس سے پوری کی پوری قوم ذھنی تفوق کی اس دوڑ میں سرگرداں نظر آتی ھے ۔

٦ ۔ ان محققین حضرات کی ذھنی تشحیذ اور تفوق کی دوڑ کے لئے جو سہولتیں انھیں میسر ھیں ان پر ھم بالتفصیل گفتگو کریں گے ۔ فکر انسانی کی گاڑی کو آگے بڑھانے میں سب سے زیادہ جس ذریعہ نے کام دیا ھے وہ انسانی افکار کی کتابی اشکال ھیں ۔ اسی لئے تحقیق و جستجو کی خاطر سب سے اول و افضل ذرائع کتابیں ھیں جو ان ممالک کے ھر شخص تک نہائت سرعت اور آسانی کے ساتھ پہنچ رھی ھیں ۔ مکمل ترین تحقیق اسی وقت ممکن ھے جب یہ علم ھو کہ جس مقام سے ھم آگے بڑھنا چاھتے ھیں وھاں تک کیا کچھ ھو چکا ھے اور کس قدر ھمتیں صرف کی گئی ھیں ۔ دیکھا گیا ھے کہ اس اھم اور اولین فریضے میں ان ممالک کے کتب خانے سب سے عمدہ رول ادا کر رھے ھیں ۔

۷ ۔ ان ممالک کے کتب خانے ھر لحاظ سے مکمل ھیں ۔ ان میں ھر قسم کی سہولتیں میسر ھیں ۔ سٹاک کو مکمل ترین صورت دینے کے لئے ان کے پاس چھپی ھوئی اور زیر طباعت کتابوں سے متعلق ھر قسم کی کتابیات مہیا ھوتی ھیں ۔ کتب خانے میں کتابیں منگوانے کے لئے پبلشرز کتابوں کے مختصر تعارف پر مشتمل چھوٹے چھوٹے کارڈ مہیا کرتے ھیں ۔ ان کے علاوہ خاص خاص مضامین سے مختص ادارے ھر وقت متعلقہ کتابوں کی طباعت کے بارے میں معلومات بہم پہنچاتے رھتے ھیں ۔ ان تمام کتابیات سے ضرورت کی کتابیں انتخاب کر کے کم سے کم وقت میں انھیں مہیا کرنے کی سعی کی جاتی ھے ۔ حتی کہ اکثر صورتوں میں مطبوعہ کتاب صرف ایک ھفتہ کے اندر کتب خانے میں پہنچ جاتی ھے ۔ علاوہ بریں لائبریرین حضرات کی خصوصی دلچسپی ھوتی ھے کہ وہ اپنے محققین کے مخصوص مضامین سے متعلق کتابوں کے بارے میں پوری معلومات رکھیں اور نہایت تندھی سے اور جلدی سے مہیا کریں ۔

۸ - ایسے ترقی یافتہ ممالک میں کتب خانوں میں کتابیں منگوانے کے لئے مقامی ڈیلروں کے علاوہ دیگر عالمگیر ذرائع بھی ہیں - جیسے امریکہ اپنی لائبریریوں کے لئے فارمنگٹن پلان کے ذریعہ مختلف ممالک سے کتابیں حاصل کرتا ہے - اس کے علاوہ پبلک لا ۴۸۰ کی امداد کے تحت بھی امریکہ نے مختلف ممالک میں ایسے سنٹر کھول رکھے ہیں جو وہاں کی چھپنے والی کتابوں کے کئی کئی نسخے خرید کر فوراً امریکہ پہنچا دیتے ہیں - ان کی ایسی کوششوں کے سبب بہت سا ایسا مواد ان کے ہاں جمع ہوگیا ہے جو ہے تو ہمارے ہی ملک کی پیداوار مگر اب یہاں نایاب ہیں - اسے تلاش کیا جائے تو یا تو وہ برٹش میوزیم میں ملے گا اور یا پھر لائبریری آف کانگریس میں - حیرت تو یہ ہے کہ ڈان اور سول ملٹری گزٹ جیسے اخبارات کی مکمل فائل یہاں موجود نہیں ہیں مگر ان کے مکمل پرچے آپ کو لائبریری آف کانگریس میں مل جائیں گے - الغرض یہ حضرات بہت تیزی کے ساتھ اپنے ہاں دنیا کے کونے کونے سے کتابیں اور دیگر مواد تحقیق جمع کر رہے ہیں -

۹ - اس طرح بھاری مقدار میں جو لٹریچر کتب خانوں میں جمع ہوتا رہتا ہے ان کی ترتیب کا اگر مناسب اور زمانے کے تقاضوں کے مطابق نظام نہ ہو تو وہ سارا مواد بالکل بے فائدہ بن کر رہ جاتا ہے، اور اس تک محققین کی رسائی کسی طرح بھی ممکن نہیں رہتی - چنانچہ اسی خدشے کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس تمام مواد کو ان ممالک کے کتب خانوں میں بہت عمدہ طریقے سے کیٹلاگ کیا جاتا ہے اور ان کی مفصل و عمیق فنی تقسیم (Depth Classification) کی جاتی ہے ، تاکہ محققین کو اپنے مطلب کا مواد بہت جلد اور کم سے کم دقت میں مل جائے - آپ دیکھیں گے کہ ان حضرات کے ہر کام کے ہر مرحلے پر عامل زمان کا خیال ہمیشہ کارفرما نظر آتا ہے - وقت کو بچانے کے لئے ہر قسم کے جتن کئے جاتے ہیں - اسی لئے کتب خانے میں سٹوریج (Storage) اور ریٹریول (Retrival) سسٹم نہایت عمدہ اور اپنی

ضرورت کے عین مطابق رکھتے ھیں ۔ محققین کے ضرورت کے مطابق کیٹلاگ کارڈ مصنف، عنوان اور مضامین کے اعتبار سے مرتب کئے جاتے ھیں ۔ جن سے خواھش مند حضرات فوراً اپنے متعلق مضمون کا مواد چن لیتا ھے ۔ مضامین کے اعتبار سے اتنی عمدہ تقسیم کی جاتی ھے کہ محقق اپنے مضمون پر نظر رکھتے ھوئے دوسرے مضامین سے بھی کچھ نہ کچھ واقف ھوجاتا ھے ۔

۱۰ ۔ ان ممالک میں محققین تک کتابوں کو جلد سے جلد پہنچانے کی خاطر وھاں کے نظام کو بہتر سے بہتر بنایا جا رہا ھے ۔ کتب خانوں میں کیٹلاگ کے لئے بھی کمپیوٹر کا استعمال ھو رھا ھے جس سے ایک سیکنڈ میں پتہ چل جاتا ھے کہ اس کتب خانہ میں مطلوبہ کتاب موجود ھے یا نہیں ۔ نیز الماریوں سے کتابیں نکالنے والے لمبے عمل کو بھی ختم کر دیا گیا ھے تاکہ محقق کا وقت بچے اور وہ زیادہ سے زیادہ وقت تحقیق میں لگا سکے اس کے لئے انھوں نے کتب خانوں میں خودکار محرکات (Automation) کا نظام شروع کر دیا ھے ۔ اس ھمہ گیر نظام سے جو بجلی سے منظم کیا گیا ھے، دس بارہ سیکنڈ میں محقق کی مطلوبہ کتاب اس کے سامنے حاضر کر دی جاتی ھے ۔

۱۱ ۔ جب کسی مضمون پر کسی محقق کو کام کرنا مقصود ھوتا ھے تو اس خاص موضوع سے کتب خانے کے عملے کو مطلع کر دیا جاتا ھے ۔ جس کے لئے عموماً ٹیلیفون کا ذریعہ اچھا سمجھا گیا ھے ۔ اس خبر پر عملہ فوراً حرکت میں آجاتا ھے ۔ سب سے پہلے اس مضمون کی کتابیات کسی ماھر مضمون سے بنوائی جاتی ھے ۔ بعد ازاں عملے کے لوگ اس سے متعلقہ و مطلوبہ معلومات کو جمع کرنے میں کوشش کرنے لگتے ھیں ۔ اس سے متعلق کتابیں جمع کرتے ھیں ۔ مطلوبہ مواد کا انڈیکس بناتے ھیں ۔ اس مضمون سے متعلق ماھرین سے جن کے پتے ان کے ھاں کتب خانے میں محفوظ ھوتے ھیں، ٹیلیفون پر معلومات جمع کرتے ھیں ۔ اور پھر اس کے مطابق مواد جمع کرتے رھتے ھیں ۔

باھر کے کتب خانوں سے باھمی استعارۃ (Inter library loan) پر کتابیں و دیگر سواد حاصل کرنے کے لئے فون کر دیا جاتا ھے۔ وہ مطلوبہ کتابیں چاھے ملک کے کسی کونے میں موجود ھوں فوراً طلب کر لی جاتی ھیں۔ بہت سی کتابیں مائیکروفلم یا غیر کتابیاتی سواد (Non Book Material) کی شکل میں بھی حاصل کی جاتی ھیں۔ عکسیات (Photostat) بنوا لئے جاتے ھیں اور مجلات و کتب کو مائیکروفش کی شکل میں سہیا کیا جاتا ھے۔ ایک کتب خانے کے لئے دوسرے تمام کتب خانوں کے بارے میں یہ معلومات رکھنا کہ ان کے ھاں کون کونسا سواد ھے، کوئی مشکل کام نہیں ھے۔ اس لئے کہ انھیں فہارس متحدہ یعنی یونین کیٹلاگ کے ذریعے پتہ ھوتا ھے کہ کونسا سواد کس کتب خانے میں ھے۔ یونین کیٹلاگ ایک ایسا اجتماعی کیٹلاگ ھوتا ھے، جس میں ھر شریک کتب خانے کے مواد کا مختصر کیٹلاگ دوسرے شریک کتب خانوں میں موجود رھتا ھے۔

۱۲ - یہ مطلوبہ سواد جمع ھونے کے بعد اس محقق کی مرضی پر منحصر ھے کہ وہ چاھے تو اس سارے سواد کا فوٹو بنوا کر گھر لے جائے اور چاھے تو یہیں کتب خانے میں بیٹھ کر پڑھے۔ بعض کتب خانوں میں ایک گھر کے سارے افراد کے لئے ایک جگہ انتظام بھی موجود ھیں جس سے محقق کے لئے گھر کا ماحول بھی بن جاتا ھے۔ علاوہ بریں کتب خانے میں کھانے پینے کا سکمل انتظام ھوتا ھے جہاں پر محققین حضرات سارا سارا دن اور رات باآسانی گذار سکتے ھیں۔ اگر وہ محقق نابینا ھو تو یہ سارا سواد صوتی ریکاڈوں کی شکل میں ڈھال دیا جاتا ھے اور اسے ایک خاص کمرے میں بیٹھا کر، جو ایسے لوگوں کے لئے مخصوص ھوتا ھے، یہ سارا سواد اس کے حوالے کر دیا جاتا جاتا ھے، تاکہ وہ مرضی کے مطابق سنتا رھے۔

۱۳ - ان ممالک کے کتب خانوں میں محققین کی سہولتوں کے پیش

نظر یہ بات عام ہے کہ اگر کوئی صاحب ملک کے کسی ایک کتب خانے کے ممبر ہوتے ہیں تو وہ ملک کے کسی کونے میں ہوں وہاں کے کتب خانوں سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں ۔ وہ مستعار لی ہوئی کتابیں کسی کتب خانے میں واپس کرسکتے ہیں جو بعد میں اپنے خاص کتب خانے میں ڈاک کے ذریعے پہنچ جاتی ہے۔ اس سے ہرگز یہ خیال نہ کیا جائے کہ یہ لوگ بہت سی کتابیں جگہ جگہ سے لے کر اپنے ہاں رکھ لیتے ہونگے۔ ایسا ہرگز نہیں ہوتا کیونکہ ان ممالک میں جگہ کا مسئلہ (Space problem) بہت بڑا مسئلہ ہے۔ جوں ہی کسی کتاب سے وہ فارغ ہوتے ہیں فورا کتب خانے میں پہنچا دیتے ہیں ۔

۱۴ ۔ یہ امر تو وہاں کتب خانے کے فرائض میں داخل ہے کہ اگر کسی محقق کا مطلوبہ مواد کسی ایسی زبان میں ہے جس سے وہ ناواقف ہے تو اس کے مطالبے پر متعلقہ حصے کا مطلوبہ زبان میں ترجمہ بھی کرا دیا جائے گا۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اسے ان ساری کتابوں کی ورق گردانی نہیں کرنی پڑے گی بلکہ مطلوبہ مواد جس جس کتاب یا رسالے کے جس صفحہ اور سطر سے لے کر جس صفحے اور سطر تک ہو، اس حصے کی مکمل طور پر نشان دھی کردی جائے گی۔ اگر وہ صاحب اس مواد کو خود ٹائپ کرنا چاہیں تو ٹائپ مشین مہیا کردی جائے گی اور خود وقت نہ ہو تو کتب خانے میں اسی کام کے لئے موجود آدمی سے یہ مواد ٹائپ کروا دیا جائے گا۔

۱۵ ۔ یہ وہ سہولتیں تھیں جو کتب خانے مہیا کرتے ہیں تا کہ محققین کا کام تیزی سے ہو سکے ۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی امور ہیں جو وہاں کی تحقیق کو سہمیز لگاتے ہیں ۔ ان میں سب سے بڑی چیز وہاں پر چھپنے والی کتابیں ہیں ۔ یہ کتابیں جس قدر سرعت کے ساتھ زیور طباعت سے آراستہ ہوتی ہیں اس کا یہاں اندازہ نہیں کیا جا سکتا ۔ چند سال پہلے حساب لگایا گیا

تو ھمارے ھاں ایک آدمی کو ایک کتاب کا دسواں حصہ ملتا تھا جبکہ ان کے ھاں ایک آدمی کے حصہ میں ۱۰۴ کتابیں آتی تھیں ۔ پھر اس پر طرہ یہ کہ ساری کتابیں جو تحقیقی امور سے متعلق ھوتی ھیں، انڈکس کی حامل ھوتی ھیں تاکہ محققین حضرات ساری کتاب کی ورق گردانی کرنے کی بجائے اپنی مطلوبہ معلومات کو انڈیکس کی مدد سے بہت جلد تلاش کر سکے ۔ انڈیکس کے بغیر کتاب کا وھاں تصور ھی نہیں ھے ۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ (غالباً انیسویں صدی کے اواخر میں) برطانوی پارلیمنٹ میں کاپی رائٹ کے بل پر بحث کرتے ھوئے ایک ممبر نے کہا تھا کہ: ''جو کتاب انڈیکس کے بغیر چھپے گی اس کے مصنف کو قید اور جرمانے کی سزا دی جائے گی۔ اس لئے کہ انڈیکس کے بغیر کتاب کی کوئی حیثیت نہیں ھے ۔ کیونکہ اس مصروف دور میں ایسی کتاب سے نہایت سرعت کے ساتھ استفادہ نہیں کیا جاسکتا،، ۔ اس قسم کی کتابیں ان ممالک کے محققین کو اپنے کام میں بہت سی سہولتیں مہیا کرتی ھیں ۔ وہ اپنے مطلوبہ سواد تک بہت جلد پہنچ جاتے ھیں ۔ ان انڈیکسوں کو اور زیادہ مفید بنانے کی خاطر اعلام، مواضع، مضامین و افکار سب کے اشاریے بنائے جاتے ھیں ۔

۱۶ ۔ عموماً یہ ھوتا ھے کہ ھر ملک میں تحقیقات سب سے پہلے رسالوں اور مجلات میں چھپتی ھیں ۔ آئن سٹائن کا نظریۂ اضافت ، ڈارون کی تھیوری وغیرہ سب سے پہلے رسالے میں چھپی تھیں ۔ جن پر دوسرے سائنس دانوں کی آراء اور مزید غور و فکر کے بعد انہیں کتابی شکل دی گئی۔ بڑے بڑے فلسفیوں کے خیالات جو بعد میں نظریات بن گئے، مجلات ھی میں پہلی مرتبہ منصۂ شہود پر آئے ۔ الغرض تحقیقات کا زیادہ حصہ سب سے پہلے مجلات ھی میں چھپتا ھے ۔ اس طرح نہایت تیزی کے ساتھ یہ تحقیق ھر ایک کے پاس پہنچ جاتی ھے ۔ ایسے تحقیقی رسائل و مجلات ان ترقی یافتہ ممالک میں بے شمار شائع

ہوتے ہیں ۔ ایک ایک موضوع پر سینکڑوں مجلات نکلتے ہیں اور ایک دوسرے پر سبقت کی خاطر مواد اور تحقیقی معیار کے لحاظ سے عمدہ ہوتے ہیں۔ یہ رسائل محققین حضرات تک بلا کسی واسطے کے پہنچ جاتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ بیرونی ممالک میں اگر کوئی عمدہ رسالہ چھپتا ہے تو وہ بھی اس محقق تک پہنچا دیا جاتا ہے، چاہے کسی دشمن ملک سے کیوں نہ نکل رہا ہو۔ محققین کی سہولت کے پیش نظر بعض ممالک میں، خاص خاص مضامین کے مجلات کا اپنی زبانوں میں لفظ بہ لفظ ترجمہ کرکے ان تک پہنچاتے ہیں ۔ چنانچہ طباعت کی اس بھرمار سے ہر مضمون میں بے شمار رسائل نکل رہے ہیں ۔ انہیں کنٹرول کرنے کے لئے اور محققین کے لئے مزید سہولتیں پیدا کرنے کی خاطر ان مجلات کے انڈیکس تیار کئے جاتے ہیں اور وہ انڈیکس صرف ملکی ہی نہیں بلکہ عالمگیر قسم کے ہوتے ہیں ۔ جن سے ایک محقق ایک جگہ بیٹھے ہی بیٹھے یہ جان لیتا ہے کہ دنیا کے کس کس حصہ میں اس کا مطلوب موجود ہے۔ چونکہ سارے رسائل منگوانا ایک محقق کے بس کی بات نہیں ہے اس لئے بعض ادارے خاص خاص مضامین کے رسالوں میں چھپنے والے مضامین کے خلاصے تیار کرکے چھاپتے رہتے ہیں تاکہ محققین اپنے متعلقہ مواد سے پوری طرح آگاہ رہیں ۔

۱۷ ۔ ان ممالک کی یونیورسٹیوں میں مسلسل ریسرچ کے کام ہو رہے ہیں ۔ جو اسی یونیورسٹی میں ٹائپ شدہ مقالات کی صورت میں جمع ہوتے رہتے ہیں۔ ایسے مقالات کی فہرستیں اور ان کے خلاصے وغیرہ بعض ادارے چھاپ چھاپ کر پھیلاتے رہتے ہیں ۔ ان فہرستوں سے محققین پوری طرح آگاہ رہتے ہیں ، اور جونہی کوئی اپنے مطلب کا مواد سامنے آتا ہے اس کی ایک نقل حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ ان ممالک میں بہت سے ایسے ادارے ہیں جو یونیورسٹیوں کے ایسے مواد کی مائیکروفلمیں اور زیروگراف بنا بنا کر سستے داموں محققین کو مہیا کرتے ہیں ۔

۱۸ - ان ممالک میں جہاں ریسرچ اس قدر تیز ہے اس کی سرعت میں وہاں کےڈاکومینٹیشن سینٹر (Documentation Centre) بھی بنیادی رول ادا کر رہے ہیں۔ ایسے مراکز خاص خاص مضامین سے متعلق ہوتے ہیں اور ان میں دنیا بھر سے ہر قسم کی معلومات جمع کرتے رہتے ہیں ۔ ان کے ہاں اس مضمون سے متعلق معمولی معمولی باتیں بھی مرتب و منضبط انداز میں پڑی ہوتی ہیں جو دنیا کے کسی کونے میں کتابی شکل میں، رسالے میں یا پمفلٹ یا کسی اور صورت میں ظاہر ہوئی ہو۔ ایسے مراکز میں اب تو کمپیوٹر سے کام لینے لگے ہیں جن میں معلومات ہر وقت داخل کرتے رہتے ہیں اور ضرورت کے وقت فوراً مطلوبہ معلومات حاصل کرلیتے ہیں ۔ یہ مراکز محققین کے لئے ان کے خاص مضامین کی کتابیات بھی مہیا کرتے ہیں ۔ مواد جمع کر کے دیتے ہیں اور جس زبان سے محقق ناواقف ہو اس کا ترجمہ بھی کردیتے ہیں ۔ ایسے مراکز میں نہایت اعلیٰ تعلیم یافتہ عملہ رکھا جاتا ہے جو اس مضمون سے پوری دلچسپی رکھتا ہے تاکہ وقت پر محققین کی رہنمائی کر سکے۔ ان مراکز میں مختلف مضامین سے متعلق ملک بھر میں سروے بھی ہوتا رہتا ہے اور کتابیات بھی نکلتی رہتی ہیں تاکہ محققین اپنے مضمون سے متعلق پوری طرح آگاہ رہے۔

۱۹ - مندرجہ بالا وہ سہولتیں اور رعایات ہیں جن کی بدولت ترقی یافتہ ممالک میں ریسرچ نہایت تیز ہے۔ آخر میں یہ بات واضح کردینا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ ترقی جو ان ممالک میں ہے، اس کے حامل صرف چند ہی ممالک ہیں باقی ابھی مختلف مراحل سے گزر رہے ہیں اور پوری طرح اس قابل نہیں ہوئے ۔

اوپر بیان کردہ باتیں یا طریقے کوئی ایسے مشکل نہیں ہیں جن کو یہاں اپنایا نہ جاسکے ۔ سوائے چند ایک کے باقی کے لئے صحیح اور مناسب تدابیر اختیار کرنے سے ہم بھی ان سہولتوں کے اہل ہو سکتے ہیں اور تحقیق کے میدان میں تیز بن کر ویسے ہی ثمرات حاصل کر سکتے ہیں ۔

——:٥:——